سوال

(36) غسل جنابت کی حکمت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں کسی دوست سے غسل جنابت کی حکمت پر تبادلہ خیال کررہا تھا۔ اس کے جواب نے مجھے حیرت زدہ کردیا۔ وہ کہنے لگا کہ بیوی سے مباشرت کے بعد سارا جسم دھونے اور غسل کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہی وجہ ہے کہ وہ صرف عضو تناسل کو دھونے پر ہی اکتفا کرتا ہے میں نے اسے قائل کرنا چاہا لیکن اس کی تشفی نہیں ہوئی۔ آپ سے تشفی بخش جواب مطلوب ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جنابت کے بعد غسل کرنا ایک اسلامی فریضہ ہے یہ قرآن وسنت سے ثابت ہے اور تمام امت اس پر متفق ہے۔ قرآن میں اللہ کا حکم ہے۔

وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ... ٦ سورة المائدة

''اگر جنابت کی حالت میں ہو تو نہا کر پاک ہو جاؤ۔

متعدد صحیح احادیث سے بھی غسل کی فرضیت ثابت ہے۔ تمام علماء وفقہاء اس کی فرضیت پر متفق ہیں۔ ان سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کسی نے اس کی فرضیت کا انکار کیا تو وہ اسلام کے دائرے سے خارج شمار کیا جائے گا کیونکہ اس کی فرضیت کا انکار درحقیقت قرآن وسنت کی تکذیب ہے۔

اب رہا سوال اس کی حکمت کا۔ فرض کیجیے ایک ڈاکٹر اپنے مریض کے لیے دوائیں تجویز کرتا ہے۔ دو گولیاں کھانے سے قبل اور دو کھانے کے بعد دو چمچی صبح اور دو چمچی شام کیا مریض کا ڈاکٹر سے یہ سوال کرنا ضروری ہے کہ فلاں دوا اور دو چمچی کیوں لینی ہے تین کیوں نہیں؟ اور فلاں کھانے سے قبل کیوں کھانی ہے بعد میں کیوں نہیں؟ اگر ڈاکٹر مریض کو اس کی علت و حکمت بتا دیتا ہے تب بھی یہ طبی باریکیاں کیسے مریض کی سمجھ میں آسکتی ہیں؟ اس کی صحیح حکمت ومصلحت تو صرف ایک تجربہ کار ڈاکٹر ہی سمجھ سکتا ہے۔

یہی مثال پش کرنا چاہوں گا۔ ان سب کے لیے جو شرعی احکام وعبادات کی حکمت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول ساری عبادتیں انسانی دل کے لیے دوا کی مانند ہیں۔ انسان کو غفلت غرور اور بھول چوک کے مرض سے شفا بخشنے کے لیے۔ یہ اللہ کا حق ہے کہ ان میں سے جس دوا کی حکمت چاہے اپنے بندوں پر ظاہر کرے اور جس کی حکمت چاہے پوشیدہ رکھے بندے کو اس بات پر مکمل یقین ہونا چاہیے کہ اللہ نے جو دوائیں تجویز کی ہیں وہ ساری کی ساری اس کی بہبود اور بھلائی کے لیے ہیں۔

وَاللَّهُ يَعلَمُ المُفسِدَ مِنَ المُصلِحِ ... ٢٢٠ سورة البقرة

''برے اور بھلے دونوں کے بارے میں اللہ جانتا ہے۔

کتنے ہی ایسے شرعی احکام ہیں جن کی حکمت وغایت قرون اولیٰ میں پوشیدہ تھی۔ بعد کے وقتوں میں سائنسی ترقی نے ان کی حکمت وغایت سے لوگوں کو آگاہ کیا۔

عبادات اور شرعی احکام کی روح یہی ہے کہ انہیں اللہ کے حکم کے مطابق انجام دیا جائے چاہے ہم ان کی حکمت سے واقف ہوں یا نہ ہوں۔ بندے کو ہر حال میں اپنے رب کی اطاعت کرنی چاہیے اگر انسان صرف انہیں چیزوں میں اپنے رب کی اطاعت کرے جن میں اس کی محدود عقل مطمئن ہو تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اپنی عقل کا بندہ ہے اپنے رب کا نہیں۔

ویسے آپ غور کریں تو غسل جنابت حکمت و مصلحت سے خالی نہیں۔ اس کا فوری فائدہ یہ ہے کہ جنابت کے بعد جسم میں جو کاہلی سستی اور کمزوری لاحق ہوتی ہے وہ غسل کرنے سے جاتی رہتی ہے اور اس کی جگہ طاقت اور چستی آجاتی ہے۔ پیشاب اگرچہ اس راستہ سے نکلتا ہے جس راستہ سے منی آتی ہے لیکن پیشاب کرنے کے بعد جسم میں نہ کمزوری کا احساس ہوتا ہے نہ سستی کا۔ بلکہ اس کے برعکس آرام ملتا ہے۔ علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ منی چونکہ سارے بدن سے نکلتی ہے اس لیے اس میں سارا بدن دھونے یعنی غسل کرنے کا حکم ہے۔ اس کے برعکس پیشاب میں بھی اسی طرح نہانے کا حکم ہوتا جس طرح جنابت میں ہے تو یہ حکم بندوں کے لیے کس قدر باعث مشقت ہوتا۔ پیشاب کے برعکس جنابت ایسا عارضہ ہے جو کبھی کبھی لاحق ہوتا ہے اور اس حالت میں غسل کرنا بہت زیادہ باعث مشقت نہیں۔ اگر تھوڑی مشقت ہے بھی تو اس کی حکمت یہ ہے کہ بندہ جلدی جلدی اس فعل کی طرف نفسیاتی طور سے آمادہ نہ ہو اور جنسی تعلقات میں اسراف سے کام نہ لے۔

مجھے غسل جنابت میں ایک حکمت اور نظر آتی ہے۔ مومن کو صرف اپنی خواہشوں کی خاطر زندہ نہیں رہنا چاہیے۔ ہر کام میں اس پر اللہ کا بھی حق ہے۔ بیوی سے مباشرت کرکے اس نے اپنے نفس اور بیوی کا حق ادا کردیا۔ اب اسے اللہ کا حق ادا کرنا ہے اور یہ حق غسل کرکے ادا ہوسکتا ہے کیونکہ اللہ نے اس کا حکم دیا ہے۔

غسل جنابت میں حکمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اللہ نے بندوں کو مختلف بہانوں سے نظافت اور پاکی کی ترغیب دی ہے۔ مثلاً ہوا خارج ہو تو وضو کا حکم۔ پانچوں اوقات میں وضو کرنے کا حکم اور اسی طرح جنابت لاحق ہو تو غسل کرنے کا حکم۔ اسی لیے اللہ فرماتا ہے:

وَلـٰكِن يُريدُ لِيُطَهِّرَكُم وَلِيُتِمَّ نِعمَتَهُ عَلَيكُم لَعَلَّكُم تَشكُرونَ ... ٦ سورة المائدة

''مگر وہ چاہتا ہے کہ تمھیں پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر تمام کردے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

طہارت اور نماز، جلد: 1، صفحہ: 127

محدث فتویٰ